ہفتہ | 20۔ ستمبر 1997ء | احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
فون 213029
CPL 61
قائم مقام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق

جلد 47-82 نمبر 207 | ہفتہ 17 جمادی الاول ۔1418ھ 20 تبوک 1376ھش 20 ستمبر 1997ء

کینیڈا سے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا خطبہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا خطبہ احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل پر 19-20 ستمبر 1997ء کی درمیانی رات کو پاکستانی وقت کے مطابق ڈیڑھ بجے کینیڈا سے لائیو ٹیلی کاسٹ ہوگا۔
یہ خطبہ دوبارہ 20- ستمبر 1997ء کو پاکستانی وقت کے مطابق 7 بجے شام اور پھر 21- ستمبر 1997ء کو پاکستانی وقت کے مطابق 11 بجے دن ٹیلی کاسٹ ہوگا۔ جملہ احباب وقت نوٹ فرمالیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اگر اللہ تعالیٰ کی عظمت و جبروت اور اس کی خشیت کا غلبہ دل پر ہو اور اس میں ایک رقت اور گدازش پیدا ہو کر خدا کے لئے ایک قطرہ بھی آنکھ سے نکلے' تو وہ یقیناً دوزخ کو حرام کر دیتا ہے۔ پس انسان اس سے دھوکہ نہ کھائے کہ میں بہت روتا ہوں۔ اس کا فائدہ بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ آنکھ دکھنے آجائے گی اور یوں امراض چشم میں مبتلا ہو جائے گا۔

میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ خدا کے حضور اس کی خشیت سے متاثر ہو کر رونا دوزخ کو حرام کر دیتا ہے' لیکن یہ گریہ وبکا نصیب نہیں ہوتا جب تک کہ خدا کو خدا اور اس کے رسول کو رسول نہ سمجھے اور اس کی سچی کتاب پر اطلاع نہ ہو۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 272)

اصلاح کا طریق یہ ہے کہ معمولی غلطیوں کو نظرانداز کیا جائے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

غرض جو انسان وسیع نظر سے دیکھے۔ اس کو معمولی معمولی باتوں سے گھبراہٹ نہیں ہوتی۔ اور جو لوگ معمولی معمولی باتوں کو بڑا سمجھ لیتے ہیں۔ وہ کسی عمدہ نتیجہ پر نہیں پہنچ سکتے۔ ان کی صحت خراب ہو جاتی ہے۔ ہر وقت دکھ اور تکلیف میں رہتے ہیں۔ ان میں خود پسندی کی مرض پیدا ہو جاتی ہے اور یہ ایسی مرض ہے۔ جو انسان کو بہت نقصان پہنچاتی ہے۔ دوسرے میں عیب دیکھنا اور اپنی ذات کو اعلیٰ سمجھنا۔ اس سے بڑھ کر کوئی عیب اور نقص نہیں ہے۔

پس ہر انسان کو یاد رکھنا چاہئے کہ تمام خوبیوں والی اور ہر قسم کے عیوب سے منزہ ذات تو صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ہے۔ اس لئے اگر کسی کو کسی بھائی میں کوئی نقص نظر آتا ہے تو وہ اس کو سمجھائے اور اس کے نقص کو دور کرنے کی کوشش کرے لیکن اگر وہ اس پر گھبرائے گا اور بجائے اس کا نقص دور کرنے کی کوشش کرنے کے الٹا اس کا نام دہرائے گا۔ تو اس کا نتیجہ بجز خرابی کے اور کچھ نہیں ہوگا۔

اگر کوئی توجہ کرے تو کمزوریاں ہوشیار کرنے کا موجب ہو سکتی ہیں۔ بعض لوگ زلازل اور دیگر قسم کے عذابوں پر خدا تعالیٰ کی نسبت کہا کرتے ہیں کہ خدا (اللہ پناہ دے) ظالم ہے مگر وہ جانتے نہیں کہ یہ ظلم نہیں ہے۔ بلکہ خدا تعالیٰ کے اس فعل میں ہزاروں حکمتیں پوشیدہ ہوتی ہیں۔ مثلاً اگر انسان کے سر میں جوئیں نہ پڑیں تو وہ کبھی سر دھونے کی طرف متوجہ ہی نہ ہوتا۔ اور گندہ ہو جاتا یا مثلاً اگر آنکھوں میں سرخی نہ پیدا ہو جاتی۔ یا اور کوئی خرابی کی ایذائی علامت ظاہر نہ ہوتی۔ تو انسان علاج کی طرف متوجہ ہی نہ ہوتا اور اندھا ہو جاتا۔ تو سر میں جوؤں کا پڑنا اور آنکھوں میں سرخی کا آنا یہ بطور آگاہی کے ہے جو بڑے نقصان سے بچانے کے لئے ہے۔

اسی طرح اگر کسی انسان میں کوئی کمی اور نقص تمہیں نظر آئے تو اصلاح کی فکر کرو۔ یہ نہیں کہ معمولی معمولی باتوں پر اچھل پڑو۔ اور اسے شکستہ دل بنا کر اور کمزوریوں کا مرتکب بناؤ اس سے کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی۔

ہر ایک انسان کو یہ باور ہونا چاہئے کہ خوبیوں والی ذات تو صرف اللہ ہی کی ہے اور ہر ایک شخص کو یہ بھی خیال کرنا چاہئے کہ جس طرح مجھ میں کچھ خوبیاں ہیں۔ اور کچھ نقص ہیں۔ اسی طرح دوسرے میں بھی کچھ نقص اور خوبیاں ہیں۔ اس کے متعلق یہ ہونا چاہئے کہ اس سے اس کی نیکیاں سیکھی جائیں اور اس کو اپنی نیکیاں سکھائی جائیں۔ پس اس طرح آپس میں ایک دوسرے کی اعانت کرو۔ تمدن کی غرض بھی یہی ہے۔ جو لوگ اس بات کو نہیں سمجھ سکتے نہ وہ خود کامیابی حاصل کر سکتے ہیں اور نہ کسی دوسرے کے لئے مفید ہو سکتے ہیں۔

پس ضرورت ہے کہ ہماری جماعت کا تمدن اعلیٰ ہو۔ ایک کی مدد دوسرا کرے یہ نہیں کہ معمولی معمولی باتوں پر برا بھلا کہنا شروع کر دیا

بقیہ صفحہ 1

اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جو اس کی عزت اور عظمت کے لئے جوش رکھتے ہیں
(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

محترمہ بیگم صاحبہ مولانا نسیم سیفی صاحب کی صحت کے لئے دعا کی

درخواست

○ محترم مولانا نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر الفضل کی اہلیہ محترمہ سکینہ سیفی صاحبہ (حال مقیم کراچی) کے پتے کو سوموار کے روز واش کیا جائے گا۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ یہ واشنگ کامیاب ہو اور آپریشن کی ضرورت نہ پیش آئے۔ موصوفہ بہت کمزور ہو چکی ہیں۔ خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔

نکاح

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ازراہ شفقت مورخہ 97-7-31ء بروز جمعرات بیت الفضل لنڈن میں عزیزہ عطیۃ القدیر صاحبہ بنت محترم محمود احمد صاحب سابق صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ حال امیر و مربی انچارج جماعت احمدیہ آسٹریلیا کا نکاح ہمراہ عزیز مکرم احمد خالد صاحب ابن محترم محمد عبدالخالد صاحب آف بنگلہ دیش بعوض تین ہزار آسٹریلین ڈالر حق مہر پڑھا۔
احباب جماعت سے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

○ مکرم حامد کریم محمود صاحب مربی سلسلہ پولینڈ تحریر کرتے ہیں۔
خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے 14- اگست 1997ء کو پہلے نواسے سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے ازراہ شفقت اس کا نام فیضان اسامہ عطا فرمایا ہے۔ عزیزہ عطیہ اور عزیزم محمد اسلم کا بیٹا ہے۔ نومولود وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ برادرم مکرم چوہدری عبدالحمید صاحب جو خدا تعالیٰ کے لئے احمدیت پر 1984ء میں محراب پور سندھ میں قربان ہو گئے تھے اور خاکسار کے بہنوئی تھے نومولود کے دادا تھے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک خادم دین' صحت و تندرستی والا بنائے۔

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

20 تبوک 1376 ہش   20 ستمبر 1997ء

احترامِ انسانیت

مذہب کی حقیقت اور صحیح تعلیمات کو نہ سمجھنے والے لوگوں کی گفتگو میں ایک بات بڑی تکرار کے ساتھ سنائی دیتی ہے کہ اصل مذہب تو انسانیت ہے۔ ایسی بات بار بار کہنے والے یہ حقیقت فراموش کر جاتے ہیں کہ انسانیت کے اعلیٰ ترین معیار کس نے قائم کئے ہیں۔ انسانیت کی اعلیٰ قدروں کی پاسداری کا پیغام کس نے دیا ہے۔ تاریخ انسانی گواہ ہے کہ انسانیت کے اعلیٰ ترین معیار ہمیشہ مذاہب کے ماننے والے خدا تعالیٰ کے نیک بندوں نے دیئے ہیں۔ خدا کے پاک بندوں کے علاوہ دیگر لوگوں نے جب بھی ایسے معیارات پیش کئے ہیں وہ ہمیشہ ناقص اور ادھورے رہے ہیں۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کی سیرۃ میں احترام انسانیت کے یہ اعلیٰ معیار ہمیں جابجا نظر آتے ہیں۔ حضرت بانی سلسلہ کی محفل میں ایک غریب اور سادہ مزاج دوست میاں نظام الدین صاحب تشریف رکھتے تھے۔ اتنے میں کچھ اور احباب آگئے اور میاں نظام الدین صاحب ذرا پیچھے ہٹ گئے۔ محفل جاری رہی۔ تھوڑی دیر کے بعد چند اور احباب آگئے اور میاں نظام الدین صاحب کو پھر پیچھے سرکنا پڑا۔ لوگ آتے گئے اور میاں نظام الدین جو معمولی سے کپڑوں میں ملبوس تھے پیچھے ہٹتے ہٹتے جوتیوں کی جگہ پر جا بیٹھے۔ اتنے میں کھانے کا وقت ہو گیا اور حاضرین میں کھانا تقسیم ہونے لگا۔ حضرت بانی سلسلہ اپنی جگہ سے اٹھے اور اندر تشریف لے گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد حضرت بانی سلسلہ کا نورانی وجود پھر ظاہر ہوا آپ کے ایک ہاتھ میں شوربے کا پیالہ اور دوسرے ہاتھ میں چند روٹیاں تھیں۔ آپ نے میاں نظام الدین صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

آؤ میاں نظام الدین ہم اور آپ اکٹھے بیٹھ کر کھانا کھاتے ہیں۔

یہ فرما کر آپ ملحقہ کوٹھڑی میں تشریف فرما ہوئے اور حضرت میاں نظام الدین صاحب کو گویا دو جہان کی دولت مل گئی۔ آپ کے وجود کے ذرے ذرے سے خوشی و مسرت پھوٹ رہی تھی۔ آپ اس کوٹھڑی میں تشریف لے گئے جہاں حضرت بانی سلسلہ تشریف فرما تھے اور وہاں پر آپ نے ایک ہی پیالے میں حضرت بانی سلسلہ کے ساتھ کھانا کھایا۔

جب حضرت میاں نظام الدین صاحب پیچھے سرکتے جا رہے تھے اور آنے والوں کو لئے جگہ بناتے جا رہے تھے اس وقت اور تو شائد کسی نے ان کی طرف توجہ نہ کی مگر حضرت بانی سلسلہ یہ نظارہ بخوبی ملاحظہ فرما رہے تھے اور آپ کا دل انسانیت کی سربلندی کی تدبیر سوچ رہا تھا۔ اور آپ نے ان سب حاضرین پر سادہ مزاج غریب سے شخص حضرت میاں نظام الدین کو ترجیح دی۔ اور انسانیت کے احترام کا ایک اعلیٰ ترین درس دیا۔

قادیان میں ایک نیم پاگل شخص میراں بخش ہوا کرتا تھا۔ وہ ہوش و خرد سے بیگانہ تھا لیکن تھا تو انسان اور ہر انسان کا ایک احترام ہوتا ہے جو اسے ملنا چاہئے۔ چاہے وہ بہت ذہین اور سمجھدار ہو یا عقل سے بالکل ہی خالی ہو۔ ایک دن حضرت بانی سلسلہ قادیان کی گلیوں سے گذر رہے تھے کہ میراں بخش سے سامنا ہو گیا۔ میراں بخش اپنے زعم میں خود کو مالگذاری وصول کرنے والا افسر سمجھا کرتا تھا۔ اس نے حضرت بانی سلسلہ کو دیکھا تو یوں مخاطب ہوا "اوئے غلام احمدا" حضرت بانی سلسلہ چلتے چلتے رک گئے اور جیسے کسی بڑے مرتبے کے شخص سے مخاطب ہوں، فرمایا، "جی!" میراں بخش نے کہا "اوئے معاملہ تے دیا کر" یعنی جو سرکار کو ٹیکس (معاملہ) دیا جاتا ہے وہ تو ادا کر۔ حضرت بانی سلسلہ نے پھر فرمایا "جی!" یہ فرما کر اپنی جیبیں ٹٹولیں تو ایک اٹھنی مل گئی۔ آپ نے وہ اٹھنی میراں بخش کے ہاتھ پر رکھ دی۔ میراں بخش اٹھنی پا کر خوشی سے پھولا نہ سمایا۔ اس کی عادت تھی کہ جب خوش ہوتا تھا تو پنجاب کے لوک قصوں میں سے معروف گیت "گھوڑیاں" گایا کرتا تھا۔ اٹھنی پا کر وہ گھوڑیاں گانے لگا اور حضرت بانی سلسلہ اپنی راہ پر ہولئے۔

احترام انسانیت کی ایسی خوبصورت مثال بھلا کون پیش کر سکتا ہے؟ فاتر العقل اور پاگل شخص کے بدتمیزی سے پکارنے پر رک جانا اور اس کو بڑے ادب سے جواب دینا اور اس کے مطالبے پر اس کو "معاملہ" ادا کرنا اور ماتھے پر ذرا بھی بل نہ لانا۔ انسانیت کا درس اگر کسی نے سیکھنا ہے تو ایسے واقعات سے سیکھے۔ محض زبانی کہہ دینا کہ سب سے بڑا مذہب تو انسانیت ہے اور پھر اس پر عمل کا خانہ خالی ہونا یا زیادہ سے زیادہ یہ کہ انسانیت کی خدمت کرنا مگر اپنی پسند کے ساتھ۔ یہ تو انسانیت کے بہت ہی ناقص معیارات ہیں۔

آج کی دنیا کو ایسے ہی نمونوں کی ضرورت ہے اور یہ نمونے حضرت بانی سلسلہ کی اتباع میں افراد جماعت ہی پیش کر سکتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل و کرم اور اس کی دی ہوئی توفیق سے جماعت احمدیہ دنیا بھر میں انسانیت کی خدمت کا جھنڈا بلند کئے ہوئے ہے۔ بوسنیا کی جنگ میں ستم رسیدہ بے گھروں کی امداد کے لئے لندن سے ٹرکوں کے قافلے جماعت احمدیہ ہی روانہ کرتی رہی ہے۔ افریقہ کے ملکوں میں احمدیہ ہسپتال اور تعلیمی ادارے ایسی ہی خدمت میں دن رات مصروف ہیں اور یہ خدمت رنگ و نسل کی تفریق کے بغیر ہو رہی ہے۔ دنیا بھر میں جماعت احمدیہ کا پھیلاؤ اس کی روحانی خدمات کے ساتھ ساتھ اس کی انسانی خدمات کا بھی نتیجہ ہے۔ جہاں بھی جماعت قائم ہوتی ہے یا پہلے سے موجود ہے وہیں پر ساتھ کے ساتھ جماعت احمدیہ کی انسانیت کی خدمت کا سلسلہ بھی جاری رہتا ہے۔

احباب جماعت یہ بات بڑی اچھی طرح جانتے ہیں کہ دلوں کو جیتنا صرف دلائل کے زور سے ممکن نہیں ہے۔ بلکہ اس کے لئے حسن سلوک کی راہ پر قدم مارنا ضروری ہی نہیں بلکہ لازمی ہے۔

گزارہ کر رہے ہیں وہ بڑے صبر و تحمل سے
اسیرانِ رہِ مولا کو مولا اب رہائی دے
رتری درگاہ سے خالی نہیں لوٹا کبھی کوئی
دعائے صبحگاہی کو اثر تک اب رسائی دے
یہاں انصاف ملنے کا کوئی امکاں نہیں باقی
کہاں جا کر کوئی بے جرم ہونے کی دہائی دے

ابو الاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر میاں محمد افضل

آم اور خواص

مکرم و محترم شیخ مبارک احمد صاحب کا مضمون "قصہ تین آموں کا" بہت ہی پر لطف اور سبق آموز- چند روز قبل ہمیں مسرور بھی اور ہماری سوچ کو صحیح سمت مبذول بھی کر گیا- میں نے سوچا کہ میں بھی اس شیریں- مزیدار اور ہر کس و ناکس کا پسندیدہ پھل یعنی آم' جو پچھلے دو ماہ سے بہار دکھلا رہا ہے' کی شکر گزاری کا حق ادا کروں- در حقیقت ہم شکر گزار تو اللہ کے ہیں جس نے ہمیں پھل بھی دیئے تو اتنے متنوع' اتنے میٹھے' اتنے شیریں' اتنے حسین اور پھر اتنے بہت سے کہ بس کھاتے چلے جائیں اور چٹخارے لیتے چلے جائیں- سب تعریف اس مہربان آقا کی جس نے ہم گناہگاروں کے لئے ایک ایسا دستر خوان بچھا دیا جس پہ انواع و اقسام کے کھانے' پھل اور مشروبات ہمارے کام و دہن کی تواضع کو ہر وقت موجود' پھل تو بے شمار لیکن میرے خیال میں ان سب کا بادشاہ آم ہے- اگر کسی نے اسے ثمر بہشت کا نام دیا تو نام تجویز کرنے والے کی داد دینی پڑتی ہے- کتنا مناسب' کتنا صحیح نام میں آم کی اس خاص قسم کی بات نہیں کر رہا- شاید میں اس ثمر بہشت سے متعارف بھی نہیں- کیونکہ پہلے سندھڑی پھر انور راٹول اور چونسہ میں کچھ ایسی کشش ہے کہ پھر کسی اور آم کی حسرت نہیں رہتی- کیونکہ جب یہاں ایسی شیرینی ملے جو لب دوز بھی ہو اور فرحت بخش بھی تو کون کافر کسی اور شے کی جستجو کرے گا- یہ تو تھا ان مہر بہ لب جام ہائے شیریں کو ایک نذرانہ توصیف' اور اب چلتے ہیں سرحد پار- چشم تصور پہ تو ویزے کی پابندی نہیں اور قصہ پارینہ دوہرانے میں بھی طلب اجازت کی ضرورت نہیں- اس لئے آیئے پہنچ جائیں ایک ایسے مقام پہ جہاں آموں کا جھرمٹ ہے یہ لدے پھندے درخت نہ جانے سر جوڑے کیا سرگوشیاں کر رہے ہیں- شائد کوئی راگ گا رہے ہیں یا محض محبوبیت کی ادا دکھا رہے ہیں کہ ہر نگاہ ان کی جانب اٹھ رہی ہے- آم خواہ لنگڑے کی طرح سبز لباس میں ملبوس ہوں خواہ سندھڑی کی طرح سنہری وردی پہنے ہوں- الغرض بہر رنگے کہ جامہ می پوش وہ آنکھ کو بھاتے اور دل کو لبھاتے ہیں- لیکن ان کے جھرمٹ میں سے نکلیں پہلے یہ تو دیکھیں کہ یہ جگہ کون سی ہے جہاں کی بات ہو رہی ہے- یہ ہے نہروں' سنگم' اچھلتے کودتے پانیوں کا مرکز- ایک طرف ایک بڑی چوڑی چکلی نہر میں خراماں خراماں چلتا ہوا پانی' تو دوسری جانب شور مچاتا- سر پٹختا' چیختا چنگھاڑتا ہوا پانی' بڑی نہر ایک مادر مشفق اور اس کی اولاد کچھ باغی' کچھ سعادت مند- سچ ہے اگر اولاد کو چھٹی دی جائے تو وہ سرکش ہی ہو گی- پانی کو اونچائی سے گرائیں تو وہ غضبناک ہی ہو گا- اسی لئے یہ خونی سوآ (چھوٹی نہر جس نے کئی ایک کے خون کئے) سر پٹختا' غصہ سے جھاگ اڑاتا چلا جا رہا ہے- مگر ساتھ ہی ایک اور بڑی سی نہر جس کا پانی بڑی شاہانہ شان سے چل رہا ہے- الغرض پانی ہی پانی- اچھلتا کودتا' خوشی کے گیت گاتا ہوا پانی- کہیں چیختا چلاتا' غضبناک پانی' مگر جہاں پانی ہو گا پودے لہلائیں گے- درخت پروان چڑھیں گے- پانی زندگی ہے' پانی نغمہ ہے' پانی بہار کی ضمانت ہے اسی کے دم سے' ان نہروں کے جال سے' اس نہری بنگلہ میں رونق ہے- سرسبزی اور شادابی ہے' سایہ اور سکون ہے- قطار اندر قطار پھلوں کے درخت ایستادہ- کہیں کیلوں کی قطار' کہیں امرودوں کی بہار- لیکن سب یہ بازی لے گئے آم اور ان کے پیڑ- آم ہی آم بے شمار درخت' بے شمار سبز پتوں کے پیچھے سے ایک ادائے محبوبانہ سے جھانکتے ہوئے پکے پکے آم- اور للچائی ہوئی نگاہیں ان کی طرف اٹھتی ہوئیں- آم ہی آم' طوطے ان کی آمد پر مدح خواں اور انہیں چوسنے والے رطب اللسان-

آموں کا ذکر کچھ لمبا ہی ہو گیا- یہ بات کہاں کی ہو رہی ہے؟ یہ جگہ کونسی ہے؟ یہ بات ہے علی وال کی' سرسبز و شاداب ایک نہری بنگلہ' ایک پر فضا مقام' بٹالہ سے کوئی پانچ میل قادیان سے 17 میل دور- مگر دوریاں مٹ جاتی ہیں- فاصلے سمٹ جاتے ہیں جب قربتیں بڑھ جائیں- اس لئے آئیں ان قربتوں کی بات کریں- کسی کے حسن و احسان کی بات کریں- کسی کی کرم نوازی کا قصہ دہرائیں- آیئے آم سے خواص کی طرف چلیں-

یہ حسین و پر کشش بنگلہ نہر میرے والد محترم ڈاکٹر میاں محمد اشرف صاحب کی قیام گاہ رہا اور یہ بات ہے 1939ء سے 1942ء کی آپ وہاں کینال ڈسپنسری کے انچارج تھے- اور میں کبھی لٹکتے ہوئے پیلے پیلے آموں تلے چارپائی بچھا کر بیٹھ جاتا- کبھی ایک چھوٹی سی نہر میں تمازت آفتاب کو زک دینے کے لئے کود جاتا- مگر وہاں بھی آم سایہ فگن اور مہمان نوازی بھی' آپ مزے سے نہا رہے ہیں اور درخت آپ کی خاطر مدارت کر رہے ہیں- ٹپ سے ایک آم گرا- پھر دوسرا خود بھی نہایئے اور انہیں بھی ٹھنڈے پانی میں نہلایئے اور پھر ان کا لطف اٹھایئے.... مگر یہ تو پھر ذکر چھڑ گیا آموں کا- مگر مجھے تو ایک سہانی صبح یاد آ رہی ہے- ایک منظر آنکھوں کے آگے گھوم رہا ہے- آم تو تھے مگر ابھی وہ جوبن پہ نہ تھے- بہرحال صبح خوشگوار تھی- میرے والد محترم ڈسپنسری میں مریضوں کو دوا بھی اور دعا بھی دے رہے تھے کہ انہیں احساس ہوا کہ کچھ اجنبی برقعہ پوش خواتین پاس سے گزری ہیں- انہوں نے سوچا کہ شاید مکرم غلام احمد ارشد صاحب (مربی سلسلہ) کی بیگم ہوں گی (جو ایک شام پہلے آئے تھے) اس لئے پھر وہ کام میں منہمک ہو گئے کہ یکدم یہ انکشاف ہوا کہ یہ تو ایک عظیم ہستی نے بالکل غیر متوقع طور پر قدم رنجہ فرمایا ہے گویا ایک غریب کی کٹیا پہ ایک بادشاہ یا ملکہ نے نزول فرمایا- قارئین شاید سمجھ تو گئے ہوں گے کہ یہ حضرت اماں جان تھیں جن کی معیت میں محترم حضرت میر محمد اسحاق صاحب اور ان کی بچیاں تشریف لائی تھیں- اب دیکھئے کتنی سادگی ہے- اور کتنا پیارا انداز- نہ تکلف نہ تصنع- نہ پیشگی اطلاع کی ضرورت محسوس کی نہ شاہانہ استقبال کی متوقع ہوئیں- چپکے سے یوں آئیں جس طرح ایک عزیز اپنے عزیزوں کے پاس' بس اتنا جانا کہ یہاں کوئی اپنا ہے اور پھر بڑی بے تکلفی سے "اپنوں" کے پاس آن پہنچیں- اور سارا دن ان سادہ سے لوگوں کے ساتھ گزارا- میزبانوں کے لئے ایک عزت' ایک افتخار' ایک خوشی' ایک اعزاز' گویا غریبوں کے بھاگ جاگ اٹھے- گویا یکدم گھر روشن ہو گیا- کتنا بڑا اعزاز- کتنی سعادت' کتنا فخر- معززین کی آمد پر بھاگ دوڑ شروع ہو گئی- کیا تواضع کی جائے اتنے معزز مہمانوں کی- کیا بندوبست کیا جائے ان کے آرام کے لئے- ایک چھوٹے سے گاؤں میں کہاں ممکن کہ معزز شخصیتوں کے شایان شان خورد و نوش کا سامان فوراً بہم پہنچایا جائے- مگر نیک لوگوں کے لئے تو اللہ تعالیٰ خود انتظام کرتا ہے- ان کا تو وہ خود خیال رکھتا ہے- اور عاجز انسانوں کو شرمندگی سے بھی بچاتا ہے- ہوا یہ کہ ان معززین کی آمد سے ایک شام قبل مولانا غلام احمد ارشد صاحب بمعہ فیملی تشریف لائے اور ان کے ہمراہ تھی ایک پھل کی ٹوکری جس میں کیلے بھی تھے- امرود بھی- آلو بخارا بھی اور انگور بھی- گویا مہمانوں کی آمد سے قبل ہی من و سلویٰ پہنچ گیا- اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے ایک عاجز بندے کی لاج بھی رکھ لی- اسے شرمندگی سے بھی بچایا اور معززین کے لئے شایان شان استقبال کے سامان بھی پیدا کر دیئے- اللہ میاں کا بھی کیا پیارا انداز ہے- کہ وہ ہماری کمزوریوں کی پردہ پوشی کرتا ہے اور اپنے محبوب بندوں پہ شفقت کا اظہار کر کے ان کی عزت افزائی کرتا ہے- وہ خود بعد میں پہنچتے ہیں اور ان کی ضیافت کے سامان پہلے پہنچ جاتے ہیں- کتنا لطف آیا اس واقعہ کے اس پہلو پہ غور کر کے- بہرحال مہمانوں کی مناسب تواضع کے انتظامات ہو گئے- میزبان بھی سرخرو اور مہمان بھی خوش' مگر وہ تو در اصل ان نہروں ان سبزہ زاروں' ان درختوں کے جھنڈ' ان خوشی سے ناچتے پانیوں سے لطف اندوز ہونے آئے تھے مگر اس میں خوش قسمتی کے سامان پیدا ہوئے اس فرد جماعت کے لئے جسے اتنی معزز ہستیوں کی میزبانی کا اعزاز ملا- ایک فرد کے لئے عظمت مگر جماعت کے لئے ایک چھوٹا سا واقعہ- مگر یہی بڑے چھوٹے واقعات تاریخ احمدیت رقم کرتے ہیں اس لئے انہیں ضبط تحریر میں لانا بھی ایک فرض ہے لہذا (الفضل مورخہ 19 ستمبر 1940ء (جلد 28 نمبر 233) کا اقتباس درج کیا جاتا ہے-

"حضرت (....) آج حضرت میر ام اسحاق صاحب کو تبدیلی آب و ہوا کے لئے موٹر میں علی وال متصل بٹالہ شہر کی کوٹھی تشریف لے گئیں- اور ڈاکٹر مرزا محمد اشرف صاحب احمدی سب اسسٹنٹ سرجن کے ہاں قیام کیا- شام کو واپس تشریف لے آئیں- حضرت میر صاحب کو دمہ کے دورہ میں تخفیف ہے- اصل بیماری بدستور ہے- احباب درد دل سے دعا فرمائیں-"

ہمارا گھر روشن ہوا- ہمارے والد محترم کو ایک اعزاز ملا جس پہ وہ بجا طور پر فخر کرتے اس خبر کا اخبار میں چھپنا تھا کہ قادیان علی وال کے قریب ہو گیا- دوستوں کی آمد و رفت شروع ہو گئی- احباب نے جان لیا کہ قریب ہی ایک مقام ہے جو پر فضا ہے- اور وہاں اپنے بھی ہیں جو مہمان نواز بھی- اس خوشکن اطلاع نے کئی ایک کو گھر گدگدایا اور کئی دوست تشریف لائے- آنے والوں میں محترم مولانا ابو العطا صاحب بھی تھے اور محترم ملک غلام فرید صاحب بھی اور کئی اور دوست بھی- لیکن اس چھوٹے سے جھونپڑے میں ایک بار پھر روشنی پھیلی- اس کے مکینوں کو پھر اعزاز ملا- اس بار محترمہ حضرت اماں جان حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے ساتھ تشریف لائیں پھر وہی بے تکلفانہ انداز- نہ پیشگی اطلاع نہ خبر- نہ تصنع نہ تکلف کی توقع- یوں چلی آئیں گویا اپنے قریبی عزیزوں کے ہاں- اب کے بار آم جوبن پہ تھے انہوں نے والہانہ استقبال کیا- ہر طرف آم ہی آم- میٹھے شیریں' مزیدار آم بڑی اعلیٰ قسم کے بھی اور اس سے کم درجے کے بھی- مجھے یاد ہے کہ وہ رسدار چوسنے والے آم تین پیسے سیر بھی تھے اور بنگلہ کے سب سے اعلیٰ پانچ پیسے سیر' شاید ڈاکٹر صاحب کے لئے کچھ رعایتی نرخ ہوں لیکن انہی کے لگ بھگ مل جاتے تھے- مگر حضرت اماں جان کو تو وہ آم خصوصیت سے پسند آیا جس کا پودا ہمارے صحن میں تھا- ایک بہت ہی شاندار درخت' سرو قد رو سربلند' گویا اس کی شاخیں آسمان کو چھو رہی ہوں- اور آم اتنے بڑے کہ ہتھیلی میں نہ سما سکیں- رنگ سبز مگر مٹھاس ایسی کہ بس چوستے جائیں اور سر دھنتے جائیں- شاخوں سے یوں لٹک رہے گویا ایک متواضع میزبان کی طرح دعوت دے رہے ہوں- مگر آج ان کی حلاوت دوبالا- ان کا مزا کچھ نرالا- ان کی شیرینی دہ چند کیونکہ ان کی قدر دان ایک ایسی ہستی ہیں جن کے لمس نے یہ کرشمہ دکھلایا اور اس آم کو اعزاز بخشا- آج یہ آم عام نہیں بلکہ خاص ہو گئے-

---

جب تک دعا کے ساتھ تدبیر نہ ہو تو کچھ فائدہ نہیں

اس میں شک نہیں کہ انسان بعض اوقات تدبیر سے فائدہ اٹھاتا ہے لیکن تدبیر پر کلی بھروسہ کرنا سخت نادانی اور جہالت ہے- جب تک تدبیر کے ساتھ دعا نہ ہو اور دعا کے ساتھ تدبیر نہ ہو تو کچھ فائدہ نہیں- جس کھڑکی کی راہ سے مصیبت آتی ہے پہلے ضروری ہے کہ اس کو کھڑکی کو بند کیا جاوے- پھر نفس کی کشاکش کے لئے دعا کرتا رہے- اسی واسطے کہا ہے کہ (اور وہ لوگ جو ہم سے ملنے کی کوشش کرتے ہیں- ہم ان کو ضرور اپنے رستوں کی طرف آنے کی توفیق بخشتے ہیں)

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی- سویڈن

مالک رام کا ذکر مکرر

جدید اردو تنقید اور تحقیق میں مالک رام کا نام ایک بڑا مشہور، معتبر اور وقیع نام ہے۔ خاص طور سے غالبیات کے سلسلہ میں مالک رام کی خدمات کو نظر انداز کرنا ممکن ہی نہیں۔ کئی برس پہلے اس سلسلہ میں راقم الحروف نے مالک رام صاحب کے بارہ میں الفضل میں ہی ایک مضمون لکھا تھا جس میں اس بات کا ذکر تھا کہ مالک رام احمدی تھے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑے مخلص احمدی تھے۔ اس پر جمیل الدین عالی صاحب نے اپنے اظہاریئے میں تعجب کا اظہار کیا تھا مگر اس بات کی تصدیق یا تردید کی نہیں کی تھی۔ عزیزی یوسف سہیل شوق نے اپنے ایک مضمون میں کچھ میرے حوالے سے کچھ دیگر حوالوں سے مالک رام صاحب کا ذکر خیر کیا تھا۔ گزشتہ ایک دو برسوں میں دو کتابیں ایسی میری نظر سے گزریں جن میں مالک رام صاحب کا ذکر موجود تھا۔ جی چاہا کہ اس مخلص احمدی کے ذکر مکرر سے اس کی یاد تازہ کروں۔

چوہدری انور احمد صاحب کاہلوں نے محترم چوہدری ظفراللہ خاں کے بارہ میں "ظفراللہ خاں میرے مربی" کے نام سے انگریزی میں جو کتاب لکھی ہے اس میں مالک رام صاحب کا ذکر یوں ہے "اگلی رات ہم لوگ سکندریہ میں ٹھہرے۔ وہاں حکومت ہند کے ٹریڈ کمشنر مسٹر مجید ہمارے استقبال کو موجود تھے۔ ان کے ساتھ ان کے سٹاف کے ایک رکن مالک رام بھی تھے۔ جو گہرے مطالعہ کے بعد احمدی ہو گئے تھے احمدیت کی آغوش میں آنے کے بعد انہوں نے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی سے درخواست کی کہ وہ ان کا کوئی دینی نام تجویز فرمائیں۔ حضرت صاحب نے انہیں بتایا کہ حضرت صاحب کو اس نام میں کوئی غیر دینی بات نظر نہیں آتی، اس لئے وہ یہی نام رہنے دیں، اس وقت اسکندریہ میں ان کی والدہ محترمہ ان کے ہمراہ رہ رہی تھی مگر وہ بدستور ہندو رہیں۔ ان کے لئے کھانا بھی علیحدہ رسوئی میں پکتا رہا کیونکہ وہ اپنے غیر ہندو بیٹے کے باورچی خانے میں پکی ہوئی کوئی چیز کھانے کی روادار نہ تھیں۔ وہ اپنا کھانا خود، ایک عارضی سی رسوئی میں تیار کرتی تھیں۔ بابا جی (یعنی حضرت چوہدری ظفراللہ خاں صاحب) نے مالک رام صاحب کو تاکیداً دین حق کی ان تعلیمات کے بارہ میں بتایا جو والدین کے بارہ میں دی گئی ہیں۔ شاید یہ تاکید ضروری بھی نہیں تھی کیونکہ مالک رام صاحب کلام الٰہی کو خوب سمجھتے تھے اور کلام الٰہی کی ان ہدایات پر سختی سے عمل پیرا تھے"

"پچھلے پہر مجید صاحب ہمیں ساحل کے ساتھ ساتھ سیر کے لئے لے گئے۔ میں نے بندوق چلنے کی آواز سنی تو ان سے اس کا سبب پوچھا۔ کہنے لگے "یہ رمضان کا مہینہ ہے اور روزہ کھلنے کے وقت کا اعلان کرنے کے لئے بندوقیں داغی جاتی ہیں" ہمارے سامنے سورج کھڑا تھا، اس لئے ان کی اس بات پر باباجی کے لئے، میرے لئے اور مالک رام صاحب کے لئے ہنسی روکنا مشکل ہو رہا تھا"

اس واقعہ کا زمانہ اکتوبر 1939ء کا ہے جب چوہدری سر ظفراللہ خاں صاحب وائسرائے کی کونسل میں وزیر تجارت تھے اور لندن میں ہونے والی ڈومینین کانفرنس میں، ہندوستان کے نمائندے کے طور پر شرکت کے لئے جا رہے تھے۔ دوسرا حوالہ شیخ منظور الٰہی صاحب کی کتاب "سلسلہ روز و شب" کا ہے شیخ صاحب اردو ادب کے ان سینئر ادبا میں سے ہیں جو دنیاوی طور پر بھی بہت اونچے مناصب پر فائز رہے۔ آپ سی ایس پی کے پہلے پاکستانی بیج سے تعلق رکھتے ہیں۔ کمشنر ایجوکیشن سیکرٹری اور پھر ایک صوبے کے چیف سیکرٹری رہے۔ آپ سرکاری حیثیت میں انڈیا کے دورہ پر گئے تو آپ کی ملاقات جناب مالک رام سے بھی ہوئی۔ اس ملاقات کی تفصیل جناب منظور الٰہی کی کتاب کے حوالے سے درج کر رہا ہوں "ہند سرکار کے مہمان کی حیثیت سے میرا سواگت امید سے بڑھ کر ہوا، وزارت خارجہ کی ڈپٹی سیکرٹری مسز چوپڑا، یونین پبلک سروس کمیشن کے جائنٹ سیکرٹری اور افسر تشریفات، پاکستانی سفارت خانے کے فرسٹ سیکرٹری، میں نے کہا بھی اتنے لوگوں کو تکلیف کرنے کیا ضرورت تھی، روانگی سے چند روز قبل بھارتی سفارت خانے کو اتنا ہی بتلا سکا تھا کہ آزادی ملنے کے وقت کون کہاں تھا۔ دلی پہنچا تو مسز چوپڑا احباب کا پتہ اور فون نمبر لئے کھڑی تھی، جانے کہاں کہاں سے کھوج لگایا ہو گا۔ کارکردگی اور مستعدی داد طلب تھی۔ ایک دوست نے فرمائش کی تھی کہ ڈاکٹر جاوید اقبال کی کتاب "زندہ رود" مالک رام کو پہنچا دوں۔ چنانچہ مالک رام صاحب کا پتہ اور فون نمبر بھی فہرست میں موجود تھا، زندہ باد! (صفحہ نمبر 119)

"اتوار کو مالک رام صاحب سے ملاقات طے پا گئی۔ مالک رام، یہ نام بہت سن رکھا تھا۔ ذکر غالب اور تلامذہ غالب والے مالک رام، اردو زبان کے محقق اور تذکرہ نویس، عربی کے عالم، اس پہ مستزاد کلام الٰہی سے شغف رکھنے والے، مجھے معلوم تھا کہ انہوں نے چند غیر متوقع موضوعات پر قلم اٹھایا ہے۔ اسلام اور عورت، رحمت للعالمین کا سلوک دشمنوں کے ساتھ، جہاں کہیں رہے وہاں کے کتب خانے کھنگال ڈالے، نادر مخطوطات جمع کئے، پرانے نسخوں کی تدوین کی، حواشی لکھے، ایسے شخص سے ملنے کا اشتیاق بھلا کیونکر نہ ہوتا۔ لاہور سے چلتے ہوئے جب محمد طفیل نے مالک رام صاحب کے لئے ایک کتاب دی تو مجھے خوشی ہوئی کہ ملاقات کی صورت نکلی۔"

جناب مالک رام کو میرا پیغام مل چکا تھا۔ میرا ارادہ تھا کہ تیار ہو کر انہیں فون کروں گا، مگر بڑا آدمی آخر کو بڑا ہوتا ہے، پہل ان کی طرف سے ہوئی۔ صبح صبح فون کی گھنٹی بجی "میں مالک رام بول رہا ہوں، دوپہر یا رات کا کھانا ہمارے ساتھ کھائیں۔"

"جناب میں گیارہ بجے حاضر ہو جاؤں گا۔ آپ کے ساتھ چائے کا دور ہو گا"

اکہرا جسم، عمر کے لحاظ سے چست اور توانا، دیکھنے میں مالک رام پینسٹھ کے پیٹے میں تھے مگر عمر کے لحاظ سے دس برس ایزاد کر لیجئے۔ اپنے مختصر گھر کے ایک کمرے میں مالک رام یوں بیٹھے تھے جیسے چھوٹی بڑی کتابوں کے بے ترتیب انبار نے ان کا محاصرہ کر رکھا ہو۔

"معاف کیجئے ہے تو بدتمیزی، گھر والوں نے کہا بھی مگر میں نے کتابیں یوں نہیں سمیٹیں کہ آپ کے جانے کے بعد یونہی بکھیرنی پڑیں گی"

"آپ فکر نہ کریں محمد طفیل کے دفتر میں تو اس سے سوا طوفان بپا ہوتا ہے"

"اردو لغت کی تیاری کے لئے مجھے پہلے تین حرف دے رکھے ہیں بس اسی کاوش میں لگا ہوں"

آپ اردو زبان کے محسنوں میں سے ہیں، یہ شوق کیونکر پیدا ہوا"

"شوق تو تب سے تھا جب میں تحصیل پھالیہ کے ایک قصبے میں پڑھتا تھا"

"دیکھئے نا پھالیہ اس بات پر نازاں رہا کہ وہاں کی مالگزاری دوسری تحصیلوں کے مقابلے زیادہ تھی حالانکہ ناز تو اس بات پر ہونا چاہئے تھا کہ ایک گوہر نایاب اس کی آغوش میں پلتا رہا"

"صاحب کانٹوں میں کیوں گھسیٹتے ہیں"

"اور یہ جو مشہور تھا کہ لوگ دفتر میں فون کرتے تھے تو جواب ملتا تھا، یہاں اس نام کا کوئی شخص نہیں ہے"

"جی ہاں! وہاں میں اپنے Surname بویجہ سے جانا جاتا تھا، میری ہمیشہ یہ خواہش رہی کہ ادبی کام سرکاری فرائض سے گڈمڈ نہ ہو"

"عربی اور فارسی میں بھی آپ کے علم کا شہرہ ہے"

"فارسی کے ساتھ شناسائی پھالیہ مڈل سکول سے ہو چکی تھی، گجرات کالج میں داخلہ لیا تو فارسی شاعری کی شیرینی بہا کے لے گئی۔ وزیر آباد تو احباب کے پاس اسلامی کتابوں کا ذخیرہ تھا۔ مذاہب کے تقابلی مطالعہ کا شوق پیدا ہوا، شملہ میں ایک دوست سے سترہ سیپارے با ترجمہ پڑھے"

"آپ کی ملازمت کا بیشتر حصہ اسلامی ممالک میں گزرا"

"جنگ عظیم سے کچھ عرصہ پہلے محکمہ تجارت کی طرف سے سکندریہ میں تعینات ہوا تھا۔ وہاں تین برس رہا، پھر بغداد، ازمیر اور قاہرہ میں میرا شوق دیکھ کر مہربان عرب دوست پڑھانے پر آمادہ ہو جاتے تھے۔ میں نے کلام الٰہی اور احادیث کا بالاستیعاب مطالعہ کیا ہے، دوران گفتگو دلیل دیتے وقت مالک رام بڑے اطمینان سے کلام الٰہی اور احادیث کے حوالے دے رہے تھے۔ باتوں باتوں میں ایک بین الاقوامی میلے کا ذکر آگیا جو..... میں منعقد ہو رہا تھا "وہاں جانے کے لئے میں ریل میں سفر کر رہا تھا، کوئی صاحب رات کو آکر سو گئے، صبح ناشتے کے وقت ڈائننگ کار میں ملاقات ہوئی۔ "وہ فوجی وردی میں تھے اور رغبت سے لحم خنزیر کھا رہے تھے۔ میں نے سوچا ممکن ہے نصرانی ہوں، نام بتلایا تو مجھے خیال آیا یہ نام کسی نصرانی کا نہیں ہو سکتا۔ میں نے انہیں یاد دلایا کہ مذہب کی رو سے تو یہ جانور حرام ہے"

"ارے صاحب اس زمانے میں نجس تھا جب گندگی کے ڈھیر پر پڑا رہتا تھا۔ اب تو اس کی پرورش سائنس کے اصولوں پر ہوتی ہے"

"میں نے کہا منع کرنے والے کو معلوم تھا کہ ایسا وقت آئے گا جب اس کی پرورش سائنٹیفک طریق سے ہو گی، تب بھی ممنوع قرار دیا۔ وہ صاحب چپکے ہو رہے جیسے میری بات کا یقین نہ آیا ہو" دوسرا واقعہ ایک پروفیسر صاحب کے متعلق تھا جو مالک رام سے ملنے علی گڑھ سے آئے تھے "ماہ رمضان تھا۔ دوپہر کے کھانے کا وقت ہوا تو میں نے کہا کھانا لیجئے"۔

انہوں نے کہا "میرا روزہ ہے"

"آپ سفر میں ہیں روزہ قضا نہ کیا؟"

"قضا کر لیں تو دوبارہ رکھنے میں سستی ہو جاتی ہے، اور آج کل سفر کون سا سفر ہے"

"اجازت دینے والے کو معلوم تھا کہ سفر سہل ہو جائیں گے، بہر حال حاکم اعلیٰ کی اجازت بھی حکم کے مترادف ہوتی ہے" اس پہ میں نے عرض کیا کہ مجھے کسی نے یہ مسئلہ یوں سمجھایا تھا کہ یہ دوست (اور ایسے دوست!) کی طرف سے تحفہ ہے اسے قبول نہ کرنا سوء ادب ہے مالک رام صاحب یہ بات سن کر محظوظ ہوئے۔

اتنے میں ایک بچے نے کمرے میں آکر پہلے مالک رام کے ساتھ پہلیس کیس پھر کتابوں سے بے تکلفی کرنے لگا، مالک رام صاحب نے بشریٰ کو آواز دی کہ آکے صاحبزادے کو لے جائے۔ بچوں کے نام رکھنے میں ان کی وسیع المشربی کو دخل ہے۔

آفتاب، سلمان، اوشا، ارونا اور بشریٰ

اب میں مصر ہوں کہ مالک رام صاحب مجھے رخصت کرنے کی زحمت نہ کریں۔

"آپ بزرگ ہیں، بس تکلف ہو چکا، اندر تشریف رکھیں"

"ارے صاحب مشرقیت کی یہی چند باتیں تو باقی رہ گئی ہیں" (صفحہ 140-142)

یہ ہمارے بزرگ ادیب، محقق، اور عالم کا ذکر تھا جو منظور الٰہی شیخ صاحب نے اپنی کتاب سلسلہ روز و شب میں کیا۔ اس سے کاہلوں صاحب کے بیان کی ایک لحاظ سے تصدیق بھی ہو گئی کیونکہ کاہلوں صاحب نے بھی جس ملاقات کا ذکر کیا وہ اسکندریہ ہی میں ہوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ مالک رام صاحب سے راضی ہو اور انہیں اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے۔ آمین۔

دعا میں جس قدر بے ہودگی ہوتی ہے اسی قدر اثر کم ہوتا ہے۔ یعنی اس کی استجابت ضروری نہیں سمجھی جاتی۔ مثلاً ایک شخص ہے اس کا گزارہ ایک دو روپیہ روزانہ میں بخوبی چل سکتا ہے۔ لیکن وہ پچاس روپیہ روزانہ طلب کرتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کا سوال بے ہودہ ہو گا۔ یہ ضروری امر ہے کہ ضرورت حقہ اللہ تعالیٰ کے آگے پیش کی جاوے۔ جب کسی کی مصیبت کا خط آتا ہے اور اس میں دعا کی درخواست ہوتی ہے تو دیکھا گیا ہے کہ دل خوب لگ کر دعا کرتا ہے لیکن دوسری بے ہودہ درخواستوں میں اس قدر دل نہیں لگتا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملک منور احمد عارف جہلمی

20- ستمبر کا دن

20- ستمبر کا دن تاریخ احمدیت میں اس لحاظ سے بہت اہمیت رکھتا ہے کہ حضرت امام جماعت احمدیہ (الثانی) نے 1948ء میں اسی تاریخ کو ربوہ کا سنگ بنیاد رکھا تھا۔ بنیاد رکھنے سے قبل یہ زمین بالکل بنجر اور غیر ذی زرع تھی۔ جہاں تک نگاہ اٹھتی تھی کلر ہی کلر نظر آتا تھا۔ مگر بعد میں اللہ تعالیٰ نے اسے ایسی رونق بخشی کہ دیکھتے ہی دیکھتے یہاں ایک خوبصورت شہر آباد ہو گیا۔ جب حضرت صاحب نے پہلی مرتبہ اس جگہ کا معائنہ کیا تو فرمایا کہ چند سال قبل میں نے خواب دیکھا تھا کہ قادیان سے ہماری (نقل مکانی) ہو گئی ہے اور ہم نئے مرکز کی تلاش کر رہے ہیں۔ یہ جگہ قریباً ویسی ہی ہے لیکن سر سبز نہیں ہے۔ حضرت صاحب اپنی اس خواب کا ذکر یوں فرماتے ہیں "جو جائے پناہ خواب میں دیکھی تھی یہ پہاڑیاں اور ظاہری علامات خواب کے مطابق ہیں مگر یہ جگہ ایسی سر سبز نہیں ہے ممکن ہے ہماری کوشش سے یہ جگہ سر سبز ہو جائے" چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ آپ کی دعاؤں کی اعجازی برکت سے یہاں جلد جلد سبز اگنے لگا اور آج خدا تعالیٰ کے فضل سے اس جگہ پر انواع و اقسام کے پھلدار اور سایہ دار درخت پائے جاتے ہیں۔

شروع شروع میں جس جگہ بھی بور کیا جاتا تھا پانی کا نام و نشان نہیں ملتا تھا۔ آخر ایک جگہ بور کیا گیا تو پانی نکل آیا پھر اس کے بعد جہاں بھی بور کیا جاتا خدا کے فضل سے پانی کا دھارا بہہ نکلتا تھا۔ جہاں سے پہلی مرتبہ پانی نکلا تھا ان دنوں اس مقام پر ایک یادگاری عبارت نصب کر دی گئی تھی جس پر حضرت صاحب کا یہ..... شعر درج تھا۔

جاتے ہوئے حضور کی تقدیر نے جناب
پاؤں کے نیچے سے میرے پانی بہا دیا

ماہ اپریل 1949ء کے وسط میں جب ربوہ کا پہلا سالانہ جلسہ منعقد ہوا تھا۔ خاکسار اس وقت چھٹی جماعت کا طالب علم تھا۔

اللہ تعالیٰ نے اس اجڑے دیس کو ایسا رنگ لگایا کہ اس ویرانے جنگل میں ہر سو منگل ہی منگل نظر آنے لگا جہاں سے لوگ دن کو بھی گزرتے وقت خوف کھاتے تھے آج راتوں کو بھی بے خوف و خطر سفر کرنے لگے ہیں۔

پہلے جلسہ سالانہ کے موقع پر مہمانوں کو ٹھہرانے کے لئے کچی اینٹوں اور سرکنڈوں سے بیرکیں تیار کی گئی تھیں بعد میں انہی کو عارضی طور پر دفاتر اور رہائشی کوارٹرز کے طور پر استعمال کیا جانے لگا تھا پھر جیسے جیسے جماعت کی مالی حالت مستحکم ہوتی گئی تو پختہ دفاتر اور رہائشی کوارٹرز تعمیر کر لئے گئے۔ علاوہ ازیں ذی ثروت احباب نے بھی عالی شان کوٹھیاں بنوانی شروع کر دی۔ آج بفضل تعالیٰ یہ نہایت خوبصورت اور طویل و عریض شہر بن گیا ہے۔

یہاں لڑکوں اور لڑکیوں کے علیحدہ تعلیمی ادارے قائم ہیں ایک بہت خوبصورت اور مثالی ہسپتال بھی قائم ہے۔ جس میں جدید قسم کی مشینری اور آلات نصب ہیں۔ ہر مرض کے سپیشلسٹ ڈاکٹر متعین ہیں۔ جو بہت خلیق اور خدا ترس انسان واقع ہوئے ہیں دور دور سے لوگ یہاں علاج کی غرض سے آتے ہیں یہاں جدید طرز کا ایک سوئمنگ پول بھی ہے۔ جہاں تیراکی کا فن سکھایا جاتا ہے ربوہ کو سب تحصیل کا درجہ بھی حاصل ہے ڈائریکٹ ٹیلیفون کی سہولت بھی موجود ہے فیصل آباد اور سرگودھا کے عین وسط میں واقع ہے۔ یہاں سے دونوں شہر پینتالیس پینتالیس کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہیں۔ ریلوے لائن اور پختہ سڑک شہر کے بیچوں بیچ گزر رہی ہے جو بہت اچھا منظر پیش کر رہی ہیں دفاتر اور پرائیویٹ رہائش گاہیں ایسی کشادہ اور ترتیب سے بنائی گئی ہیں جو دیکھنے میں بہت بھلی معلوم ہوتی ہیں۔

حضرت صاحب نے جس جگہ پہلی عبادت (ظہر) ادا فرمائی تھی وہاں ایک خوبصورت بیت الذکر بطور یادگار تعمیر کروائی گئی ہے جو فضل عمر ہسپتال کے احاطہ میں ہے 20- ستمبر 1948ء کو اس عبادت میں کل 619 آدمی شامل ہوئے تھے۔ جن کی فہرست تاریخ احمدیت جلد 12 میں شائع شدہ ہے۔ اس تقریب میں خاکسار کو بھی شامل ہونے کی سعادت حاصل ہے۔ یہاں ایک عالی شان اور دو منزلہ عمارت میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا مہمان خانہ قائم ہے۔ اس میں قیام و طعام کا نہایت اعلیٰ انتظام پایا جاتا ہے۔

وہ زمانہ بھی بڑا پیار اور بابرکت ہوا کرتا تھا جب بورڈنگ ہاؤس چنیوٹ کے طلبہ ٹولیوں کی صورت میں جمعہ ادا کرنے کے لئے پیدل ربوہ آیا کرتے تھے اور پھر عصر کی عبادت ادا کرنے کے بعد چنیوٹ کے لئے واپس چل پڑتے تھے ان دنوں بسیں بہت کم چلتی تھیں گھنٹوں بعد جب کوئی بس نظر آتی تو ہم لڑکے اس کو دیکھ کر بہت خوش ہوتے تھے۔ ہمارے سکول کے ہیڈ ماسٹر حضرت سید محمود اللہ شاہ صاحب ٹانگے میں سوار ہو کر ربوہ آتے تھے جب آپ ہمارے پاس سے گزرتے تھے تو ہم نہایت مودبانہ طریق پر سلام عرض کرتے اس پر آپ بھی بڑے شفقت بھرے انداز میں ہمارے سلام کا جواب عنایت فرماتے تھے اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند کرے اور جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے خطبہ 17-2-89 میں ارشاد فرمایا۔

اپنے بچوں کو جو کچھ آپ پڑھاتے ہیں اس کے متعلق خوب متنبہ رہیں کہ اگر غلط لٹریچر بچپن میں پڑھایا گیا تو اس کے بداثرات بعض موت تک چمٹے رہتے ہیں اور اگر اچھا لٹریچر پڑھایا جائے تو اس کے نیک اثرات بھی بہت ہی شاندار نتائج پیدا کرتے ہیں اور بعض انسانوں کی زندگیاں سنوار دیا کرتے ہیں"۔

(وکالت وقف نو)

ہفت روزہ SPECTATOR گھانا- 12- جولائی 1997ء

احمدیہ مشن کی مفت طبّی خدمات

گھانا کا ہفت روزہ سپیکٹیٹر لکھتا ہے:

اس سال اس وقت تک احمدیہ مشن نے مشرقی، اور مغربی علاقوں اور گریٹر اکرا میں مریضوں کو فری طبی امداد پیش کی ہیں۔

اخبار سپیکٹیٹر کو یہ بات ڈاکٹر محمد ظفر اللہ صاحب نے بتائی جو کہ بوآدی جنکشن کماسی کے احمدیہ ہومیو پیتھک کلینک کے انچارج ہیں۔ وہ یہ کلینک اپنی اہلیہ مبشرہ نسیم کے ساتھ مل کر چلاتے ہیں۔ ڈاکٹر ظفر اللہ کے مطابق مارچ کے مہینہ میں مشرقی علاقے میں واقعہ اکروفونو میں 225 مریضوں کا علاج کیا گیا۔ جبکہ اشانٹی مان میں 387 مریضوں کا اور مغربی علاقے کے شہر امفرا مایو میں 448 مریضوں کا علاج کیا گیا۔ بیماریاں جن کا علاج کیا گیا ان میں بواسیر، ہرنیا، ہائی بلڈ پریشر، ذیابیطس، بانجھ پن، عورتوں کی بیماریاں دمہ، شدید ملیریا، سردرد اور جلد کی بیماریاں شامل ہیں۔

ڈاکٹر ظفر اللہ نے کہا کہ تمام مریضوں کو بلا امتیاز مذہب طبی امداد مہیا کی گئی ان کے کہنے کے مطابق احمدیہ جماعت کے سپریم سربراہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ الرابع چاہتے ہیں کہ ہومیو پیتھی کے طریقہ علاج کو پھیلایا جائے اور اس کو ہر شخص کے لئے مناسب قیمت پر مہیا کیا جائے۔

میڈیکل افسر انچارج نے یہ بھی بتایا کہ احمدیہ مشن نے اپنے کلینکس کی شاخیں سیکیرے آڈوماسے جو کہ اشانٹی علاقے میں ہے میں بھی کھول رکھے ہیں۔ اس کے علاوہ انہوں نے بتایا کہ ان کلینکس پر مریض مختلف ملکوں مثلاً ٹوگو، نائیجیریا، برکینا فاسو، آئیوری کوسٹ اور نائیجیریا تک سے آتے ہیں۔

○

بات آدھی ہے یا کہ ساری ہے
ناتوانی پہ ضرب کاری ہے

دل ہمارا تو بارہا ٹوٹا
اب مرے ٹوٹنے کی باری ہے

آؤ کر لو حساب یہ بازی
کس نے جیتی ہے کس نے ہاری ہے

چاند ہو مانگ میں ستارے ہوں
آج بھی ضد وہی تمہاری ہے

تیرے چہرے کا نور اصلی ہے
چاند کی روشنی ادھاری ہے

زخمِ دل بھر گیا مگر جاناں
خون آنکھوں سے اب بھی جاری ہے

پھر وہی ہجر ہے وہی غم ہے
پھر وہی زندگی ہماری ہے

احمد منیب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

مشرق وسطیٰ اکنامک سربراہ کانفرنس

مشرق وسطیٰ کے چھ سربراہوں کی ایک سربراہی کانفرنس اسی سال نومبر میں قطر میں اقتصادی امور پر گفت و شنید کے لئے ہو رہی ہے جس میں اسرائیل بھی شامل ہو گا۔ لیکن اسرائیل اور فلسطین کے جھگڑے میں اسرائیل کی زیادتیوں کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے عرب سربراہوں نے اس اکنامک سربراہ کانفرنس میں شامل ہونے سے معذوری کا اظہار کیا ہے۔ سعودی عرب اور یونائیٹڈ عرب امارات نے کہا ہے کہ جب تک اسرائیل اپنی ہٹ دھرمیوں سے باز نہیں آتا اور ایسے حالات پیدا نہیں کرتا جن سے امن مذاکرات دوبارہ شروع ہو سکیں وہ اس سربراہ کانفرنس میں شامل نہیں ہوں گے۔ اور اس کا بائی کاٹ کریں گے۔ امریکہ کی وزیر خارجہ مسز البرائٹ نے اپنے سعودی عرب کے دورہ میں عرب حکومتوں پر زور دیا کہ وہ امن کے دشمنوں کا جواب دینے کے لئے اس اکنامک سربراہ کانفرنس میں ضرور شامل ہوں۔ امن دشمنوں سے اس کی مراد حماس اور دوسری اسرائیل مخالف جماعتیں تھیں۔ انہوں نے سعودی عرب اور دوسرے عرب ممالک سے یہ بھی کہا کہ انہیں یہ بھی انتظام کرنا چاہئے کہ حماس جیسی جماعتوں کو کسی طرف سے کسی قسم کی امداد نہ مل سکے۔ اور ان کا پیغام ان عرب ریاستوں کے لئے صرف یہ تھا کہ انہیں چاہئے کہ ان کے اور اسرائیل کے عوام درمیان جو رکاوٹیں ہیں ان کو دور کرنے کی کوشش کریں۔

○○○

سری لنکا میں خانہ جنگی

سری لنکا میں تامل باغیوں اور سرکاری فوجوں میں پانچ ماہ سے لڑائی جاری ہے۔ سرکاری فوجوں نے تامل علاقوں کو باقی ملک سے ملانے والی ایک شاہراہ پر قبضہ کے لئے یہ بڑا آپریشن شروع کیا تھا۔ لیکن دونوں طرف کے ہزاروں فوجیوں کی ہلاکت کے باوجود سرکاری فوج ابھی تک اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکی۔ سری لنکا کی حکومت نے اس سب سے بڑی لڑائی میں تقریباً دو ڈویژن فوج جھونک دی تھی۔ اور اس کا ٹارگٹ اس شاہراہ کے تقریباً 75 کلومیٹر حصے کو تاملوں کی دست برد سے بچانا اور ملک کے دونوں حصوں کو ملانا تھا۔ لیکن پانچ ماہ کی لڑائی اور ہزاروں جانوں کی قربانی کے بعد بھی سرکاری فوج ابھی تک صرف سترہ کلومیٹر پر قبضہ کر سکی ہے۔ تامل علاقہ میں واقع جافنا شہر جو کہ پہلے تامل ٹائیگرز کا ہیڈ کوارٹر تھا 1995ء میں سرکاری فوجوں نے تاملوں سے چھین لیا تھا لیکن اس کو باقی ملک سے ملانے والی سڑک تاملوں کے حملوں کی وجہ سے محفوظ نہ تھی۔ لیکن اگر سرکاری فوجیں اس سڑک کو مکمل طور پر کھول دیں تو پھر تاملوں کو اس علاقے سے اپنا بوریا بستر سمیٹ کر جنگلوں کا رخ کرنا ہو گا جو کہ ان کے لئے ایک طرح شکست کے ہی مترادف ہوگا۔

سرکاری فوج چاہتی ہے کہ نومبر سے پہلے جافنا جانے والی سڑک کے تمام حصے کھول دئے جائیں اور اس علاقے کو باغیوں سے پاک کر دیا جائے۔ کیونکہ نومبر میں حکومت پارلیمنٹ کے سامنے ایک تجویز رکھنے والی ہے جس میں سنہالی اور تامل علاقوں کو ملا کر ایک فیڈرل سٹیٹ کی شکل دے دی جائے تاکہ ملک میں نسلی امن قائم ہو سکے لیکن تاملوں نے صدر چندریکا کمارا ٹنگا کے اس پیکیج کو رد کر دیا ہے۔ اس لئے یہ خانہ جنگی جاری ہے جس میں سرکاری دعوے کے مطابق 3500 تامل مرد اور خواتین مارے جا چکے ہیں اگرچہ تامل باغیوں نے اس کی تردید کی ہے۔

○○○

موبوتو کی دولت کا اندازہ

زائر کے سابق ڈکٹیٹر موبوتو سی سے سیکو کی موت پر یہ کہا گیا تھا کہ اس کی اس دولت کا اندازہ جو اس نے بیرون ملک جمع کر رکھی ہے تقریباً چار بلین ڈالر ہے۔ لیکن اب مزید تحقیقات کے بعد یہ بات کھلی ہے کہ پہلی اطلاع غلط تھی اور اس کی بیرون ملک دولت کا صحیح اندازہ سات بلین ڈالر ہے جو کہ زائر کے ملک کے غیر ملکی قرضوں کا تقریباً سترفی صد بنتا ہے۔ جس کا واضح نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ غیر ملکی قرضے ملک کی ضرورت کے لئے نہیں بلکہ صدر مملکت کی دولت بڑھاؤ سکیم کا حصہ تھے۔ اور قرضہ دینے والے بھی اس واضح نظر آنے والی کرپشن کے باوجود سال بہ سال قرضے دیتے چلے جاتے تھے۔ کیونکہ اس وقت ان کے مدنظر صرف کمیونزم کو روکنا تھا اور موبوتو اس سلسلے میں ان کی مرضی کے مطابق کافی سرگرم رہتا تھا۔

صرف سوئٹزرلینڈ میں اس کی تمام دولت جو بینک اکاؤنٹس اور محلات وغیرہ پر مشتمل ہے کا اندازہ چار بلین ہے۔ سوئس حکومت نے موبوتو کے اس ملک میں پائے جانے والے تمام اثاثوں کو منجمد کر دیا ہے۔ اور اس سلسلے میں ایک انکوائری کا حکم بھی دے دیا ہے۔ بلجیئم اور فرانس میں بھی اس کے کئی محلات اور دیگر اثاثے موجود ہیں۔ فرانس میں ایک عظیم الشان محل اس کے بیٹے کے نام سے بنایا گیا ہے۔ اسی طرح پرتگال لکسمبرگ اٹلی اور سپین میں بھی اس نے جائیدادیں بنا رکھی تھیں۔

افریقہ کے ملکوں سینیگال آئیوری کوسٹ چاڈ اور ساؤتھ افریقہ میں بھی اس نے بے شمار جائیدادیں بنائی تھیں اور کئی دیگر کاروباروں میں حصص خرید رکھے تھے۔

○○○

مغربی ممالک میں عورتوں کی آزادی

عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ مغربی ممالک میں عورتوں نے مردوں کے برابر حقوق حاصل کر لئے ہیں اور دونوں زندگی کی گاڑی کو چلانے کے لئے برابر کی کوشش کرتے ہیں۔

لیکن ان خیالات کے بالکل برعکس انگلستان میں کی جانے والی ایک سروے رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ عورتیں اس دور میں بھی مردوں کے مقابلہ میں بہت زیادہ کام کرتی ہیں۔ یہ رپورٹ انگلستان کی اکنامک اینڈ سوشل ریسرچ کونسل نے شائع کی ہے۔ یہ ادارہ 1991ء سے ہر سال پانچ ہزار کنبوں سے یہ اطلاعات حاصل کرتا ہے اور ہر سال شائع کرتا ہے یہ ڈیٹا اسیکس یونیورسٹی کے طلبا و طالبات نے ان تمام خاندانوں سے انٹرویو کے بعد مرتب کیا ہے۔

اس رپورٹ میں فی ہفتہ کام کے اوقات گھنٹوں میں درج کر کے بتایا گیا ہے کہ اگر بیوی فل ٹائم کام کر رہی ہو اور خاوند پارٹ ٹائم کرتا ہو تو ایسی صورت میں خاتون خانہ کو 16 گھنٹہ فی ہفتہ گھر کا کام کرنا پڑتا ہے جبکہ صاحب خانہ صرف دس گھنٹے فی ہفتہ گھر کا کام کرتا ہے۔

جب دونوں فل ٹائم جاب کر رہے ہوں تو مرد صرف پانچ گھنٹے فی ہفتہ اور عورت 14 گھنٹے فی ہفتہ گھر کے کاموں میں صرف کرتے ہیں۔ اگر عورت کوئی جاب نہ کر رہی ہو اور صرف گھر کا کام کرتی ہو اور مرد فل ٹائم جاب کر رہا ہو تو مرد صرف چار گھنٹے فی ہفتہ اس کی مدد کرتا ہے جبکہ عورت 26 گھنٹے فی ہفتہ کام کرتی ہے۔ اور جب دونوں ہی بے روزگار ہوں تو مرد صرف 9 گھنٹے فی ہفتہ گھر کا کام کرتا ہے اور عورت کو 23 گھنٹے فی ہفتہ کام کرنا پڑتا ہے (یہ تمام کام کرنے کے اوقات فی ہفتہ کے لئے ہیں)۔

○○○

چیچنیا کی آزادی

مغربی تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ روس کو جلد یا بدیر چیچنیا کو آزادی دینی پڑے گی۔ دنیا یہ سمجھتی ہے کہ چیچنیا روس کا ایک حصہ ہے جس پر روسی قانون کی عملداری ہے لیکن درحقیقت وہاں اسلامی قانون چلتا ہے اور روسی انتظامیہ اس سلسلے میں بالکل بے بس ہے۔ کیونکہ پچھلے سال جب روسی افواج کو بے عزتی کے ساتھ اس حصہ ملک سے واپس ہونا پڑا تھا وہ روس کی حکومت اور عوام کو اچھی طرح یاد ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ چیچنیا میں روسی حکومت کی کوئی پولیس، کوئی ٹیکس وصول کرنے والی مشنری، کسی قسم کے بارڈر گارڈز اور نہ ہی کسٹم عملہ متعین ہے۔ حالانکہ کہنے کو یہ روس ہی کا حصہ ہے۔ اگر اس کے اخبار رپورٹر یا غیر ملکی سیاح وہاں اغوا کر لئے جائیں تو روسی حکومت ان کو چھڑانے کے لئے کچھ بھی تو نہیں کر سکتی۔

لیکن سوچنے والی بات یہ ہے کہ پھر روس چیچنیا کی آزادی کو تسلیم کیوں نہیں کر لیتا حالانکہ اس طرح کرنے سے اس کے کئی دیگر مسائل بھی حل ہو سکتے ہیں۔ اس کی مختلف وجوہات بیان کی جاتی ہیں۔ پہلے تو انسانی سرشت ہے کہ اس طرح اس کی سبکی ہوگی۔ دوسرے یہ کہ اگر ایک علاقے کو آزادی دی جائے تو اسی طرح کے اور کئی علاقے ہیں وہ بھی آزادی مانگیں گے۔ جیسے مثلاً تاتارستان۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ چیچنیا انفراسٹرکچر کے لحاظ سے روس کے لئے بہت اہمیت رکھتا ہے۔ مین سڑک اور ریلوے لائن جو روس کو باکو اور ایران سے ملاتی ہے وہ اس علاقے سے گزرتی ہے۔ اسی طرح وہ پائپ لائن جو کیپٹین سمندر سے نکلنے والے تیل کو روسی بلیک سی بندرگاہ تک پہنچائے گی وہ بھی چیچنیا میں سے ہی گزرے گی۔ یہ پائپ لائن بہت اہم ہے۔ اور شائد اسی وجہ سے روس نے چیچنیا کی جنگ سہیڑی تھی۔ اور روس اس پائپ لائن کے ذریعے ایک بہت بڑے ذریعہ آمدنی کو کھونا نہیں چاہتا۔ اسی لئے پچھلے دنوں روس اور چیچنیا میں اس پائپ لائن کو دونوں کے فائدے کے لئے استعمال کرنے پر دستخط بھی کئے گئے ہیں۔

بہرحال اس وقت صورت حال ایسی ہے کہ چیچنیا ایک آزاد حکومت کی طرح ہے جس پر روس کا کوئی قانون نافذ نہیں ہے۔ چیچنیا انیسویں صدی میں روس کا حصہ بنا تھا جو کہ اس سے پہلے ایک آزاد ملک تھا۔ اس لئے ان کا آزادی کے لئے جدوجہد کرنا ایک ایسا حق ہے جس کو کسی صورت میں بھی غلط نہیں کہا جا سکتا۔ جبکہ اس کی آبادی کا حصہ بھی روسیوں سے الگ مذہب ثقافت کلچر رکھتا ہے اور اپنے آپ کو مسلم ملک سمجھتا ہے۔

○○○

تقویٰ حاصل کرو- تقویٰ کے بعد خدا تعالیٰ کی برکتیں آتی ہیں

یہ بڑی رعونت کی جڑ اور بیماری ہے کہ دوسرے کی خطا پکڑ کر اشتہار دے دیا جاوے۔ ایسے امور سے نفس خراب ہو جاتا ہے اس سے پرہیز کرنا چاہئے۔ غرض یہ سب امور تقویٰ میں داخل ہیں۔ اور اندرونی، بیرونی امور میں تقویٰ سے کام لینے والا فرشتوں میں داخل کیا جاتا ہے۔ کیونکہ اس میں کوئی سرکشی باقی نہیں رہتی۔ تقویٰ حاصل کرو کیونکہ تقویٰ کے بعد ہی خدا تعالیٰ کی برکتیں آتی ہیں۔ متقی بلاؤں سے بچایا جاتا ہے۔ خدا ان کا پردہ پوش ہو جاتا ہے۔ جب تک یہ طریق اختیار نہ کیا جاوے کچھ فائدہ نہیں۔

تقویٰ تو یہ ہے کہ باریک در باریک پلیدگی سے بچے اور اس کے حصول کا یہ طریق ہے کہ انسان ایسی کامل تدبیر کرے کہ گناہ کے کنارہ تک نہ پہنچے پھر نری تدبیر ہی کو کافی نہ سمجھے بلکہ ایسی دعا کرے جو اس کا حق ہے کہ گداز ہو جاوے۔ بیٹھ کر۔ بیعت میں سجدہ میں رکوع میں قیام میں اور تہجد میں۔ غرض ہر حالت اور ہر وقت اسی فکر و دعا میں لگا رہے کہ اللہ تعالیٰ گناہ اور معصیت کی خباثت سے نجات بخشے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

ہفتہ 20- ستمبر 1997ء

12-00 رات- اردو کلاس
1-00 طبی معاملات- موڑھے اور دانتوں کے مسائل- حصہ سوم-
1-30 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
2-45 ملاقات- از حضرت صاحب-
4-05 تلاوت- حدیث- خبریں-
4-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات از حضرت صاحب
5-00 لقاء مع العرب-
6-00 احمدیہ ٹیلی ویژن امریکہ کی پیشکش- عیسائی پادری فل آرمز کو جواب از ایم اے چیمہ- حصہ 19
7-00 اردو کلاس-
8-00 کمپیوٹر سب کے لئے- حصہ 25-
9-00 ملاقات حضرت صاحب سے-
10-05 تلاوت- حدیث- خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت صاحب سے-
11-00 سرائیکی پروگرام-
12-00 (دوپہر) طبی معاملات دانتوں اور موڑھوں کے مسائل حصہ دوم-
1-00 لقاء مع العرب-
2-00 اردو کلاس-
3-00 تقریر-
4-05 تلاوت- خبریں-
4-30 چینی زبان سیکھئے-
5-00 انڈونیشین پروگرام-
6-00 بنگالی پروگرام-
7-00 چلڈرنز کلاس-
8-00 لقاء مع العرب-
9-00 عربی پروگرام-
10-05 تلاوت- حدیث- خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر- واقفین نو کے ساتھ سالٹ ریفائنری کا دورہ-
11-00 جرمن سروس-

اتوار 21- ستمبر 1997ء

12-00 رات- اردو کلاس-
1-00 مجلس سوال و جواب از حضرت امام جماعت الرابع-
2-30 چلڈرنز کلاس-
3-30 چینی زبان سیکھئے-
4-05 تلاوت- حدیث- خبریں-
4-30 چلڈرنز کارنر- سالٹ ریفائنری کا دورہ واقفین نو کے ساتھ-
5-00 لقاء مع العرب-
6-00 کینیڈین ڈیسک- ٹیک ٹاک-
7-00 اردو کلاس-
8-00 چینی زبان سیکھئے-
9-00 چلڈرنز کلاس-
10-05 تلاوت- حدیث- خبریں-
10-35 چلڈرنز کارنر- سالٹ ریفائنری کا دورہ- واقفین نو کے ساتھ-
11-00 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
12-00 (دوپہر) مجلس سوال و جواب از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
1-00 لقاء مع العرب-
2-00 اردو کلاس-
3-00 اراؤنڈ دی گلوب-
4-05 تلاوت- خبریں-
4-30 چینی زبان سیکھئے-
5-00 انڈونیشین پروگرام-
6-00 بنگالی پروگرام-
7-00 انگریزی دان احباب سے حضرت صاحب کی ملاقات-
8-00 لقاء مع العرب-
9-00 البانین پروگرام (دین حق) کا تعارف-
10-05 تلاوت- حدیث-
10-30 چلڈرنز کارنر- جسمانی فٹ نس-
11-00 جرمن سروس-

سوموار 22- ستمبر 1997ء

12-00 رات- اردو کلاس-
1-00 بیت بازی-
1-30 درس کلام الٰہی (نمبر 14) از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع بیت الفضل لندن-
3-30 چینی زبان سیکھئے-
4-05 تلاوت- حدیث- خبریں-
4-30 چلڈرنز کارنر- جسمانی فٹ نس-
5-00 لقاء مع العرب-
6-00 اراؤنڈ دی گلوب-
7-00 اردو کلاس-
8-00 چینی زبان سیکھئے-
9-00 انگریزی دان احباب سے حضرت صاحب کی ملاقات-
10-05 تلاوت- حدیث- خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر- جسمانی فٹ نس-
11-00 درس کلام الٰہی (نمبر 14) از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
12-30 (دوپہر) بیت بازی-
1-00 لقاء مع العرب-
2-00 اردو کلاس-
3-00 سپورٹس- میرا تھان واک (8-1-1995)-
4-05 تلاوت- خبریں-
4-30 نارویجین زبان سیکھئے-
5-00 انڈونیشن پروگرام-
6-00 بنگالی پروگرام-
7-00 ہومیو پیتھی کلاس- از حضرت صاحب-
8-00 لقاء مع العرب-
9-00 ترکی پروگرام-
10-05 تلاوت- حدیث- خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب سے ملاقات-
11-00 جرمن سروس-

منگل 23- ستمبر 1997ء

12-00 رات- اردو کلاس-
1-00 دین حق کی تعلیمات- روحانی خزائن-
2-00 ہومیو پیتھی کلاس از حضرت صاحب-
3-00 نارویجین زبان سیکھئے-
4-05 تلاوت- حدیث- خبریں-
4-30 چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب سے ملاقات-
5-00 لقاء مع العرب-
6-00 سپورٹس میراتھان واک (8-1-1995)
7-00 اردو کلاس-
8-00 نارویجین زبان سیکھئے-
9-00 ہومیو پیتھی کلاس از حضرت صاحب-
10-05 تلاوت- حدیث- خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب سے ملاقات-
11-00 پشتو پروگرام-
12-00 (دوپہر) دینی تعلیمات- روحانی خزائن-
1-00 لقاء مع العرب-
2-00 اردو کلاس-
3-00 طبی معاملات-
4-05 تلاوت- خبریں-
4-30 فرنچ زبان سیکھئے-
5-00 انڈونیشین پروگرام-
6-00 بنگالی پروگرام-
7-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس-
8-00 لقاء مع العرب-
9-00 نارویجین کلاس-
10-05 تلاوت- حدیث- خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر-
11-00 جرمن سروس-

بدھ 24- ستمبر 1997ء

12-00 رات- اردو کلاس-
1-00 اراؤنڈ دی گلوب- ہماری کائنات-
2-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس-
3-00 فرنچ زبان سیکھئے-
3-30 حکایات شیریں
4-05 تلاوت- حدیث- خبریں-
4-30 چلڈرنز کارنر-
5-00 لقاء مع العرب-
6-00 طبی معاملات-
7-00 اردو کلاس-
8-00 فرنچ زبان سیکھئے-
9-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس-
10-05 تلاوت- حدیث- خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر-
11-00 کوئز پروگرام- سیرۃ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ناصرات الاحمدیہ نوشہرہ بمقابلہ شاہ تاج (حصہ دوم)-
11-30 تقریر-
12-30 (دوپہر) اراؤنڈ دی گلوب- ہماری کائنات-
1-00 لقاء مع العرب-
2-00 اردو کلاس-
3-00 سیرۃ رفقاء حضرت بانی سلسلہ-
4-05 تلاوت- خبریں-
4-30 عربی زبان سیکھئے-
5-00 انڈونیشن پروگرام-
6-00 بنگالی پروگرام-
7-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس-
8-00 لقاء مع العرب-
9-00 فرنچ پروگرام-
10-05 تلاوت- حدیث- خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات از حضرت صاحب-
11-00 جرمن سروس-

جمعرات 25- ستمبر 1997ء

12-00 رات- اردو کلاس-
1-00 المائدہ- ڈوگ نٹس-
1-45 ترجمہ کلام الٰہی کلاس-
3-00 ترکی زبان سیکھئے-
3-30 عربی پروگرام-
4-05 تلاوت- حدیث- خبریں-
4-30 چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب سے ملاقات-
5-00 لقاء مع العرب-
6-00 کینیڈین ہورائزن-
7-00 اردو کلاس-
8-00 ترکی زبان سیکھئے-
8-30 عربی پروگرام- قصیدہ- نظم-
8-45 ترجمہ کلام الٰہی کلاس-
10-05 تلاوت- حدیث- خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب سے ملاقات-
11-00 سندھی پروگرام- خطبہ فرمودہ 12-1-96 کا ترجمہ-
12-00 (دوپہر) کوئز پروگرام- تاریخ احمدیت حصہ 14-
1-00 لقاء مع العرب-
2-00 اردو کلاس-
3-00 المائدہ- ڈوگ نٹس-
3-30 حضرت صاحب کی طرف سے الزامات کے جوابات سیشن 36- (13-7-1994) حصہ اول-
4-05 تلاوت- خبریں-
4-30 ڈچ زبان سیکھئے-
5-00 انڈونیشین پروگرام-
6-00 بنگالی پروگرام-
7-00 ہومیو پیتھی کلاس- از حضرت صاحب-
8-00 لقاء مع العرب-
9-00 رشین پروگرام-
10-05 تلاوت- حدیث- خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر-
11-00 جرمن سروس-

بقیہ صفحہ 1

جائے جس سے قوم کے افراد کے اندر خرابی پیدا ہو۔ نقصوں سے پاک تو صرف اللہ ہی کی ذات ہے۔ مگر نہ ماننے والے تو خدا کو بھی نہیں مانتے اور اس میں بھی نقص نکالتے ہیں۔

پس اصلاح کا طریق یہ ہے کہ معمولی غلطیوں کو نظر انداز کیا جائے۔ اور نیک نیتی سے ان کے دور کرنے کی کوشش کی جائے۔

اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو وہ ذریعہ بتائے۔ جو بہتر سے بہتر اور کامیابی کے لئے یقینی ہو

(از خطبہ 27- اپریل 1917ء

بیوت الحمد منصوبہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے بیوت الحمد سکیم کے تحت غرباء و مستحقین کو حسب ضرورت رہائشی سہولت مہیا کرنے کی خدمت کا سلسلہ جاری ہے اور سینکڑوں قابل امداد احباب اس بابرکت منصوبہ سے جزوی یا مکمل طور پر رہائشی سہولت پا کر اس کی برکتوں سے مستفیض ہو رہے ہیں اور یہ سلسلہ جاری ہے۔

خدمت خلق کی اس تحریک یا تبریک میں کئی ذی ثروت احباب نے گراں قدر مالی قربانی پیش کرنے کی سعادت پائی ہے۔ اسی طرح دیگر احباب جماعت نے بھی بڑے جوش و جذبہ سے اس میں بھرپور حصہ لیا ہے اور بعض دوست بڑی باقاعدگی کے ساتھ اس تحریک میں اپنی استطاعت کے مطابق مالی قربانی پیش کر رہے ہیں احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ حضرت صاحب کی طرف سے جاری کردہ اس پہلی مالی تحریک میں دل کھول کر حصہ لیں اور ذی ثروت احباب خصوصاً اپنی توفیق کے مطابق پورے مکان کے اخراجات کی صورت میں یا گراں قدر مالی قربانی پیش کریں۔ امراء اضلاع صاحبان اور مربیان کرام کی خدمت میں بھی گزارش ہے کہ وہ اس ضمن میں موثر اور فعال تحریک فرمائیں اور مخیر احباب کے پتہ جات بھی ارسال فرمائیں تاکہ ان سے براہ راست بھی رابطہ کر کے تحریک کی جا سکے۔

امید ہے اس ضمن میں فوری اور موثر کارروائی کر کے اپنی مساعی سے مطلع فرمائیں گے۔ (سیکرٹری بیوت الحمد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 19 ستمبر-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 28 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 36 درجے سنٹی گریڈ

○ برطانیہ نے محترمہ بے نظیر بھٹو کے اثاثے اور بینک اکاؤنٹس منجمد کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ فنانشل ٹائمز کی رپورٹ کے مطابق وزارت خارجہ برطانیہ نے پاکستان سے کہا ہے کہ چونکہ دونوں ممالک میں تفتیش کے لئے تعاون کا کوئی باہمی معاہدہ نہیں ہے اس لئے اثاثے اور اکاؤنٹس منجمد کرنے کی سرکاری سطح پر اجازت نہیں دے سکتے۔ قبل ازیں بی سی سی آئی بینک کی تحقیقات کرنے والے برطانوی اہلکاروں سے پاکستان نے تعاون نہیں کیا تھا۔ تاہم حکومت پاکستان برطانوی وکلاء کے ذریعہ عدالتوں کا راستہ اختیار کر سکتی ہے۔ اس سلسلہ میں حکومت پاکستان غیر قانونی طور پر اثاثے حاصل کرنے کے ٹھوس ثبوت بھی مہیا کرے۔

○ وزیر اعظم محمد نواز شریف کے خصوصی ایلچی کی حیثیت سے مذہبی امور کے وفاقی وزیر راجہ ظفر الحق راولپنڈی میں ہلاک ہونے والے پانچ ایرانیوں کی نعشیں لے کر تہران گئے ہیں۔

○ حکومت ایران نے اپنی فضائیہ کے پانچ ٹیکنیشنوں کی ہلاکت کی کارروائی کو منظم دہشت گردی قرار دیا ہے اور خبردار کیا ہے کہ اگر قاتلوں کو سزا دینے میں غفلت سے کام لیا گیا تو پاکستان میں عدم استحکام کے ذمہ دار عناصر خوش ہوں گے۔ ایرانی حکومت کے بیان میں کہا گیا ہے کہ اس سے قبل گزشتہ چند سال میں لاہور اور ملتان میں ایرانی ثقافتی مراکز کے ڈائریکٹروں کو بھی دہشت گردوں نے شہید کیا تھا۔ اگر ان کے قاتلوں کو عبرتناک سزا دی جاتی تو یہ واقعہ رونما نہ ہوتا۔

○ تہران میں ایرانی صدر محمد خاتمی کی صدارت میں ایرانی کابینہ کا اجلاس ہوا جس میں حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ ہلاکت کے ذمہ دار تمام افراد کی گرفتاری کے لئے فوری کارروائی کی جائے۔

○ بعض لوگوں کی طرف سے ایرانیوں کی ہلاکت میں امریکہ کے ملوث ہونے کے الزام کی تردید کرتے ہوئے امریکی سفارت خانہ نے بیان جاری کیا ہے کہ ایرانیوں کے قتل میں امریکہ ملوث نہیں ہے۔ ایسے الزامات شرمناک ہیں۔ ایرانی اہلکاروں اور پاکستانی ڈرائیور کے مارے جانے پر شدید صدمہ پہنچا ہے۔

○ پنجاب یونیورسٹی پنجاب نے بی اے۔ بی ایس سی کے نتائج کا اعلان کر دیا ہے۔ 62 فی صد امیدوار فیل ہو گئے ہیں۔ بی اے میں میانوالی سے پرائیویٹ امیدوار محمد الیاس شاہ 650 نمبر حاصل کر کے اول۔ ربوہ کی طالبہ مہ رخ دوم اور اسلام آباد کی سونیا یونس سوم رہیں۔ سیالکوٹ کے محمد شعیب نے بی ایس سی میں پہلی، فیصل آباد کے ذوالفقار علی نے دوسری اور فیصل آباد کی نائلہ نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ طالبات کے پاس ہونے کا تناسب بہتر رہا۔ نتیجہ 37ء86 فیصد رہا ہے۔

○ گوجرانوالہ بورڈ نے انٹرمیڈیٹ پارٹ (1) کے نتائج کا اعلان کر دیا ہے۔ کامیابی کی شرح 25.20 فیصد رہی ہے۔

○ پنجاب میں دس ہزار ملازمین فارغ کر دیئے جائیں گے۔ زیادہ تر ملازمین کا تعلق صحت، بلڈنگز اور مواصلات کے محکموں سے ہے اس منصوبے سے 15 سے 20 کروڑ روپے بچت ہو گی۔

○ پیر آف سیال شریف خواجہ حمید الدین سیالوی کو لاہور سے سرگودھا لانے والی کار کلاشنکوفوں سے مسلح ڈاکوؤں نے گن پوائنٹ پر چھین لی اور گیارہ ہزار روپے کی نقدی لے کر فرار ہو گئے۔

○ مسلم کمرشل بینک مین بلیوارڈ ڈیفنس لاہور میں 26 لاکھ روپے لوٹ لئے گئے۔ چار مسلح ڈاکو 10 بجے بینک میں داخل ہوئے سیکورٹی گارڈ سے رائفل چھینی۔ بینک عملہ اور اکاؤنٹ ہولڈروں کو یرغمال بنا کر کاؤنٹر پر موجود رقم اور بانڈ اٹھا لئے اور فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے۔

○ دہشت گردی روکنے کے لئے اعلیٰ سطحی اجلاس میں صدر۔ وزیر اعظم، بری فوج کے سربراہ وزیر اعلیٰ شہباز شریف اور اعلیٰ حکام نے شرکت کی۔ اجلاس میں دہشت گرد تنظیموں پر پابندی لگانے پر غور کیا گیا۔ اور بعض سرحدیں سیل کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اور سانحہ راولپنڈی کا فوری سراغ لگانے کی ہدایت کی گئی۔ دہشت گرد اس قدر طاقت ور نہیں ہو سکتے کہ حکومت کو بے بس کر دیں ایجنسیوں اور اداروں کو ٹھوس حکمت عملی اختیار کرنے کی ہدایت جاری کی گئی ہے۔ فرائض میں غفلت کرنے والے افراد دہشت گردی میں ملوث تصور ہوں گے۔

○ وفاقی وزیر برائے پانی و بجلی راجہ نادر پرویز نے کہا ہے کہ بجلی کے نرخوں میں سردست کوئی اضافہ نہیں کیا جا رہا۔ واپڈا کو منافع بخش بنانے کے لئے فالتو ملازمین کے ساتھ گولڈن ہینڈ شیک کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ بدعنوانی میں پولیس اول اور واپڈا دوسرے نمبر پر ہے۔

○ وفاقی حکومت کے ایک اعلیٰ افسر عالم بلوچ کو حیدر آباد میں قتل کر دیا گیا ہے۔ مقتول سابق وفاقی سیکرٹری اور آج کل او ایس ڈی تھے انہیں دو نامعلوم حملہ آوروں نے فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا۔

○ پاکستان اور بھارت کے خارجہ سیکرٹریوں کے درمیان ہونے والے مذاکرات کسی پیش رفت کے اعلان کے بغیر ختم ہو گئے ہیں۔ معاملات کا مزید جائزہ لینے کی ضرورت ہے فریقین باہمی صلاح مشورے سے تاریخ طے کر کے دوبارہ ملیں گے۔ دونوں ممالک سویلین قیدیوں کی رہائی کی رفتار تیز کرنے پر رضامند ہو گئے ہیں۔ بات چیت خوشگوار ماحول میں بے نتیجہ رہی۔

○ وائس آف امریکہ نے کہا ہے کہ بینک اکاؤنٹس کے معاملہ نے بے نظیر کے لئے مشکلات بڑھا دی ہیں۔

○ لشکر جھنگوی کے سربراہ ملک اسحاق کے چار ساتھیوں کو میاں چنوں میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔

○ لشکر جھنگوی کے رہنما ریاض بسراء نے نامعلوم مقام سے فون کر کے ایرانیوں کے قتل کی ذمہ داری قبول کر لی ہے۔ اور کہا ہے کہ ایران نے پاکستان میں دہشت گردی و تخریب کاری کا جو سلسلہ شروع کیا ہے اس کی سزا بھگتنا ہو گی۔

○ چیف جسٹس سپریم کورٹ محترمہ بے نظیر بھٹو کے کھاتے منجمد کرنے اور حکومتی مطالبہ کا از خود نوٹس لیں گے۔ بے نظیر اور چیئرمین احتساب سیل کو طلب کیا جائے گا۔

○ سابق وزیر داخلہ جنرل بابر نے کہا ہے کہ میں نواز شریف کے اربوں روپے اور غیر قانونی اثاثوں کا سچ قوم کے سامنے لاؤں گا۔

○ سوئس بینکوں سے محترمہ بے نظیر کی رقم ملک واپس لانے کے لئے یورپ کی عدالتوں میں کیس دائر کرنے کی تیاری کی جا رہی ہے۔

○ حکومت نے زرعی ترقیاتی کارپوریشن ختم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سے 3500 بے روزگاروں کا اضافہ ہو جائے گا۔

○ بارہ نامعلوم افراد نے دربار وارث شاہ کا گلہ تیسری بار لوٹ لیا ہے۔

○ بنگلہ دیش میں محصور اڑھائی لاکھ پاکستانیوں کو اپنے ملک لا کر آباد کیا جائے گا۔

○ بھارتی وزیر اعظم اندر کمار گجرال کے جنرل اسمبلی کے خطاب کے موقع پر جنرل اسمبلی کے سامنے امریکہ میں مقیم کشمیری مظاہرہ کریں گے۔ جس کی قیادت میر واعظ عمر فاروق کریں گے۔

○ اسرائیل نے بھی مقبوضہ کشمیر کی طرح زیر حراست افراد کو اذیتیں دے کر شہید کرنا شروع کر دیا ہے۔ یاسر عرفات نے جرمن پارلیمانی وفد سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ کشیدہ صورت حال کی ذمہ داری اسرائیل پر عائد ہوتی ہے۔

○ قاہرہ میں 9 جرمن سیاحوں کو ہلاک اور 17 کو زخمی کر دیا گیا ہے۔

○ طالبان نے افغانستان کے ضلع دولت آباد پر قبضہ کر لیا ہے۔ عوام نے طالبان مخالف فوجیوں کی لوٹ مار سے تنگ آ کر بغاوت کر دی تھی۔

دانتوں کا معائنہ مفت
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
4.30 تا 8.30 شام

ویٹر کی ضرورت ہے :- لذیذ چرغہ ہاؤس میں چائنیز اور پاکستانی کھانے کی سروس کے لئے ایک احمدی ٹرینڈ ویٹر کی ضرورت ہے۔ ربوہ کے رہائشی کو ترجیح دی جائے گی۔
رابطہ: چوہدری محمد سلیم لذیذ چرغہ ہاؤس
فون: 918 - 212201

ضرورت سیلز مین
ایک ایسے سیلز مین کی ضرورت ہے جو الیکٹرانکس کے کام سے واقفیت رکھتا ہو اور صاحب تجربہ ہو۔ تنخواہ معقول دی جائے گی۔ اپنی درخواست مقامی امیر یا صدر صاحب کی تصدیق سے بھجوائیں۔
1- لنک میکلوڈ روڈ لاہور
نیشنل الیکٹرانکس
فون: 357309
7223228

ضرورت ہے
ہمیں اکاؤنٹس اور آڈٹ کے لئے کراچی، کوئٹہ، گوجرانوالہ، سکھر، ساہیوال، بنوں، کوہاٹ، سرگودھا، ملتان، وزیر آباد، گجرات، بہاولپور اور اوکاڑہ میں چند احباب کی ضرورت ہے جو بی کام ہوں۔ تجربہ رکھنے والے کو ترجیح دی جائے گی۔
خواہش مند احباب اپنے صدر صاحب حلقہ کی وساطت سے درخواست بھجوائیں۔
چیف اکاؤنٹنٹ
او سی ایس پاکستان پرائیویٹ لمیٹڈ
ورلڈ وائیڈ ہاؤس
C-17 مین کورنگی روڈ۔
ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی فیز II نیشنل ہائی وے کراچی

بھٹی ہومیو کلینک اینڈ سٹور
رحمت بازار ربوہ
ڈاکٹر منصور احمد بھٹی پریکٹیشنر 1937ء
ڈاکٹر مسرور کریم بھٹی
Qualified Homoepath
فون 211186
فون یا خط کے ذریعے مشورہ کر سکتے ہیں